رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
جو ہوگا اکیکن محبوب میرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دار الامان

بدر

خاکسار قاسم علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۶-اپریل ۱۹۰۶ء | نمبر ۲۰

سلسلہ کی خبریں

۱- حضرت فضل عمر کی طبیعت اس ہفتہ بھی بہت ناساز رہی اب تو آرام ہے الحمد للہ

۲- مکرمی مفتی صاحب کا تار ۲۲-اپریل کو پہنچا کہ آپ بخیر و عافیت ۱۷-اپریل لنڈن پہنچ گئے۔

۳- میر قاسم علی صاحب مکرم کاٹھ گڈھ (ہوشیار پور) حسب الحکم ۲۳-اپریل تشریف لیگئے ہیں وہاں آریوں کے ساتھ ۲۵-۲۶ کو مباحثہ ہے سنا ہے کہ آریوں نے بڑا اہتمام کیا۔ اور اپنے مشہور اور چوٹی کے مناظر مدعو کئے ہیں میر صاحب کے ساتھ مولوی حکیم قطب الدین صاحب اور مولنا حافظ روشن علی صاحب بھی ہیں۔

۴- ایشیس کے شہر سینٹ پیر میں سات ستر آدمی بیعت ہوئے اور آجکل صوفی صاحب وہاں تبلیغ کر رہے ہیں۔ جہاز کے ذریعہ موٹر وہاں پہنچتے اور پھر وہاں پر بھی خطبہ جمعہ پڑھتے ہیں۔

نامۂ صادق نمبر ۲

حضرت مفتی صاحب نہایت مہربانی سے دوسری چٹھی قریب نہر سویز سے جو ۲۰-اپریل کو لکھی ہے۔ بھجوائی ہے۔ جو ذیل میں ہدیہ ناظرین ہے اسکے اندراج سے پہلے ہم وہ مختصر تحریر بھی درج کئے دیتے ہیں جو ۴-اپریل ۱۹۰۶ء کو پورٹ سعید سے آپ نے بھجوائی تحریر فرماتے ہیں کہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ آج پورٹ سعید میں چند گھنٹے تبلیغ کا خوب موقعہ ملا۔ کئی قنصلوں کے دفاتر میں جا کر فرانس کا پاسپورٹ لیا۔ قریب ایک بوتل خرچ ہوا۔ نیز وہاں تبلیغی کتب دی گئیں۔ بعض علماء سے ملاقات ہوئی۔ دو شخصوں نے بعد سوال سننے کے بیعت کے عربی فارموں پر دستخط کئے۔ دو عالم کتابوں کے دیکھنے کے بہت خواہشمند ہیں۔ درخواستہائے بیعت شامل ہذا ہیں تبلیغ کا موقعہ بہت لوگوں کو کرنیکلا سویز پر برادر عبد الکریم احمدی خاص اجازت حاصل کر کے جہاز پر آئے انکی ملاقات سے بہت خوشی ہوئی۔ آج ہم انشاء اللہ یہاں سے روانہ ہونگے۔ اور اب خطرناک مقام شروع ہوتا ہے۔ والسلام محمد صادق عفی اللہ عنہ (۴-اپریل ۱۹۰۶ء)

مبشرات

میرے اس سفر کے متعلق بہت سے دوستوں کو کامیابی کی خوشخبری خدائے پاک نے دی ہے۔ مکرمی مولنا مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے دیکھا کہ میں وعظ کر رہا ہوں ساٹھ ستر آدمی مقتدیانہ حیثیت میں موجود ہیں مستری اللہ بخش صاحب امرتسری نے دیکھا کہ صبح و شام دونوں وقت انگریز مسلمان ہو رہے ہیں خدا کرے ایسا ہی ہو۔ مولنا مولوی شیر علی صاحب کو بتلایا گیا ہے کہ میرا وہاں جانا صحیح صادق ہے۔ مرزا مبارک بیگ صاحب

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی ایم قاسم علی نے چھپوا کر شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے سفر کے متعلق استخارہ کیا۔ تو ان کو ایک کاغذ پر جلی قلم سے لکھا ہوا دکھایا گیا **مبارک احمد عمانوئیل** حضرت مولٰنا مولوی امام الدین صاحب گولیکی کو میرے متعلق یہ آیت دکھائی گئی فاذکروا ایکم منصاہ وسنہ قلم من الطیبٰت لعلکم تشکرون۔ الہیہ حضرت خواجہ شاہ محمد صاحب (خوشدامن عزیز محمد منظور) نے دعا کی کہ ایسی صورت ہو جائے کہ مفتی صاحب ولایت جانے سے رہ جائیں۔ انکو خواب میں کسی نے کہا کہ ایسا نہ کہو بلکہ یوں کہو یا حیّ یا قیّوم + عزیزم قاضی خواجہ علی نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا امیر آدمی بیمار ہے اور وہ اچھا نہیں ہوتا بہت سے آدمی جمع ہیں۔ انمیں سے ایک نے (مفتی محمد صادق) کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ تم اس اکبر شاہ سے کیوں علاج نہیں کرواتے تب مفتی صاحب نے ایک نسخہ لکھکر دیا اور کہا کہ جاؤ۔ یہ دوائی ان کو پلا دو۔ وہ اچھا ہو جائے گا۔ عزیز چراغ الدین طالبعلم مدرسہ تعلیم الاسلام نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا شہر ہے۔ وہاں آپ (مفتی محمد صادق) نے ایک دوائی خانہ جاری کیا ہے۔ وہ بہت عالیشان بہت خوبصورت ہے اور بہت اعلیٰ درجہ کا سجا ہوا ہے یعنے باہر سے دیکھا کہ آپ لوگوں کو دوائی تقسیم کر رہے ہیں میں حیران ہوا کہ مفتی صاحب نے ایسا جلد کا کام چھوڑ کر یہ کام شروع کر دیا ہے پھر دروازہ کے اندر سے میں دوائی خانہ کے اندر ایک شخص کا فوٹو دیکھا۔ جس کا نام ظفر اللہ ہے اور ساتھ ہی اسکی بیوی کا فوٹو بھی دکھائی دیا جس نے بہت ہار سنگار لگایا ہوا ہے۔ بزرگ مولوی عبدالستار افغان صاحب کو بھی مبشر الہام ہوا۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نے پر بشارت خواب دیکھا۔ غرض بہت سے اصحاب کو اللہ کریم نے میرے اس سفر کے متعلق خوشخبریاں دی ہیں۔ اور میں اسکے کرم رحم غریب نوازی علم پر بھروسہ رکھتا ہوں کہ یہ سب بشارتیں پوری ہو کر رہینگی۔ خود مجھے بھی بشارتیں ہوئی ہیں کہ ہم سلامتی کے ساتھ انشاء اللہ لنڈن پہنچینگے اور اسکا ذکر جہاز پر بھی ہوا ہے۔

برکات خلافت

میں یہ نہیں کہتا کہ یہ میری کسی نیکی یا خوبی کا نتیجہ ہے۔ بلکہ میں یقین اور ایمان رکھتا ہوں کہ یہ محض اللہ کریم کا فضل اور احسان ہے۔ جو حضرت اولوالعزم ایدہ اللہ تعالےٰ اور احباب کرام کی دعاؤں کو اللہ کریم سنتا ہے اور قبول فرماتا ہے۔ جہاز پر ایک شخص سے سلسلہ حقہ کی صداقت پر گفتگو کرتے ہوئے یعنے حضرت خلیفہ ثانی ثمرہ اللہ کی بعض دعاؤں کی معجزانہ قبولیت کا ذکر کیا جس سے وہ بہت حیران ہوا۔ میں تو دیکھ رہا ہوں کہ میرا یہ سفر اور یہ حصول ثواب بھی محض برکات خلافت کے طفیل ہے۔ ورنہ اگر میں خواجہ صاحب کی خودستائیوں اور دوسروں کی بیجا مذمتوں اور حقارتوں کے متواتر قصوں کے رعب میں آکر اپنے بعض بھوے یاروں کی طرح صرف حقوق دوستانہ ادا کرتا ہوا خلافت سے باغی ہو کر واجب الاطاعت امیر کے ساتھ اپنی قسمت کو خدانخواستہ وابستہ کر لیتا تو میرے لئے یہ کہنا بہت آسان تھا کہ میرا جسم کمزور ہے جہاز میں دوران سر ناقابل برداشت اور جنگوں کے سبب خطرۂ جان ہے اور انگلینڈ کی سردی بہت بڑھی ہوئی ہے۔ مجھے معاف رکھئے اور آپکی صحت بہت اچھی ہے آپ ہی تشریف لے جائیے۔ لیکن اللہ پاک کا شکر اور احسان ہے کہ اسنے مجھے بھٹکنے سے بچایا اور خلافت کی برکات سے مجھے حصہ وافر عطا کیا ہر زندگی کے ساتھ موت لگی ہوئی ہے۔ سوائے اللہ پاک کی ذات کے جو حیّ اور قیوم ہے اور میں سفر میں ہوں یا حضر میں ہوں آخر ایک دن تو اس دنیا کو چھوڑنا ہی پڑیگا۔ لیکن یہ خلافت ہی کی برکت ہے جس نے میری ننھی جان کو اس امر کی ہمت دلائی کہ میں انشراح صدر کے ساتھ اور دلی محبت کے ساتھ اس سفر کے واسطے اکیلا نکل کھڑا ہوا۔ افسوس ہے کہ بعض لوگ ایسی غفلت میں پڑ گئے۔ کہ انہوں نے بعض موہوم ذاتی نقصانات کے خوف سے خلافت ہی کا انکار کر دیا۔ حالانکہ یہی ایک ممتاز نشان ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کو اپنے فضل سے اس مقام پر پہنچایا ہے کہ انمیں الٰہی قرب کو اس درجہ تک حاصل کرنے والے موجود ہیں۔ کہ اللہ کے تقویٰ طہارت۔ تزکیہ نفس۔ قرب الٰہی نصرت من اللہ۔ عام قبولیت۔ عزم ہمت۔ سخاوت شجاعت۔ زہد عبادت۔ علم لدنی۔ عمل صالح۔ حسن و احسان کے سبب ہم ان پر یہ اعتماد کر سکتے ہیں کہ ان کے احکام کو واجب الاطاعت یقین کر کے ان کو سر آنکھوں پر رکھیں اور اطمینان قلب کی برکات سے مالا مال ہوں اگر مسیح موعود کی جماعت میں ایسے مقدس وجود نہیں۔ یا ان میں سے کوئی اس قابل نہیں کہ اللہ تعالےٰ اسے جماعت کی رہبری کے واسطے امامت کے مقام پر کھڑا کر دیوے تو پھر سلسلہ احمدیہ بیچ ہے اور اسمیں داخل ہونے کی خصوصیت کا خیال عبث اور لاحاصل ہے کیونکہ پھر یہ بھی مثل دیگر فرقہائے اسلامیہ کے ایک قالب بیجان ہوگا۔

ایک انگریز نے جہاز پر درخواست کی کہ میں آپکا فوٹو لینا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دیں میں نے کہا فوٹو کپتان جہاز کی اجازت کے سوائے نہیں لئے جا سکتے اسنے کہا میں اجازت حاصل کرتا ہوں۔ چنانچہ آج (۲ اپریل) اسنے میرا فوٹو لیا غالباً اپنے وطن کے لوگوں کو دکھانا چاہتا ہے ایک فوٹو حضرت مسیح موعود کا بھی اسنے مجھ سے لیا ہے ایک انگریز کو تبلیغ کی گئی اسنے بارہ آنہ قیمتاً خرید کیا ہے۔ (محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ قریب لہر جوین)

لفافے اور نب

ایسے لفافے تیار ہو گئے ہیں جن کے حساب سے سکتے ہیں۔ جن پر مفتی صاحب کا پتہ انگریزی میں چھپا ہوا موجود ہے دستی ہر ایک لکھ بھی نہیں سکتا۔ پھر مٹجانے کا اندیشہ بھی رہتا ہے۔

۲ دو سنہری ٹیڑھے نب جو حضرت اقدس کو پسند تھے۔ اور آپ ان سے لکھا کرتے تھے۔ خاصکر آرڈر دے کر ولایت سے منگوائے گئے ہیں ۶ روپیہ جن کے حساب سے اصل لاگت پر مل سکتے ہیں۔

صادق آفس معرفت اکمل قادیان سے منگوالیں

تبلیغی خطوط کا سلسلہ

ہمیں یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ جناب صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے تبلیغی خطوط کا سلسلہ شروع کیا ہے سلیس عام فہم عبارت اور دلنشین پیرائے میں تبلیغی خط لکھے گئے ہیں برادر فخر انسانی مالک احمدیہ بکسو ایجنسی اسے چھپوا رہے ہیں۔ ایک روپیہ کے ۲۴ دو خط تیار ہو چکے ہیں حجم ۱۶ صفحے۔ احباب برادر فخر الدین صاحب کے نام درخواستیں بھیجیں۔ گھر بیٹھے تبلیغ کا فرض ادا ہوگا

یاددہانی

کیا آپ فاروق کے خریدار بڑھانے کی گذارش بھول گئے ہیں۔ مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار فاروق قادیان

مورخہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۱۷ء

نبوت مسیح موعود

(از جانب قاضی محمد یوسف صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور)

کیا نبی کا نام ضرور مفرد ہوتا ہے

سائل نبی وہ ہوتا ہے جس کا نام مفرد ہوتا ہے جیسا آدم - نوح - ابراہیم - یوسف موسیٰ - ہارون - داؤد - سلیمان - عیسےٰ - محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام مگر حضرت مسیح موعود کا نام مرکب ہے یعنی غلام احمد پس وہ کیونکر نبی ہو سکتے ہیں +

مجیب (۱) یہ معیار آپ نے کہاں سے معلوم کیا کہ نبی کے لئے ضروری ہے کہ اس کا نام مفرد ہو اور مرکب نہ ہو۔ کیا قرآن میں ہے یا کسی حدیث صحیحہ میں وارد ہے یا حضرت صاحب نے کہیں ایسا فرمایا ہے اور اگر ان سے ثابت نہیں تو پھر یہ معیار کب قابل سند ہو سکتا ہے۔

(۲) علاوہ ازیں جس قدر نبی قبل از سیدنا حضرت محمد رسول اللہ گزرے ہیں۔ اول انکی تعداد کس کو معلوم ہے۔ کہ وہ سب کے سب مفرد نام رکھتے تھے اور ان میں سے کوئی بھی مرکب نام والے نبی نہیں گزرے ہاں آپ دنیا کے کل انبیاء کے نام گن دیں بعدہٗ ہم آپ کو بتا دینگے کہ فلاں فلاں کے نام مفرد نہیں بلکہ مرکب ہیں۔ جبتک آپ ایسا نہ کر سکیں تب تک آپ کا کوئی حق نہیں کہ ایسا معیار تجویز کریں اور اسکو قابل سند قرار دیں۔

(۳) مزید برآں جن انبیاء کے نام قرآن کریم میں آئے ہیں ان میں سے بعض ایسے بھی گزرے ہیں۔ جنکا نام مرکب ہے مثلاً اسمٰعیل۔ اسرائیل۔ ذوالنون۔ ذوالکفل اور بعض وہ ہیں جن کے نام بائبل میں آئے ہیں مثلاً دانیال۔ یا دانائیل وغیرہ کیونکہ اسماعیل مرکب ہے (اسمع اور ایل سے) اسکے معنے ہیں سمیع اللہ۔ اسرائیل مرکب ہے (اسرا اور ایل سے) جس کے معنے عبداللہ ہیں۔ اور ذوالنون مرکب ہے (ذو اور النون سے) ذوالکفل مرکب ہے (ذو اور الکفل سے) دانیال مرکب ہے (دانا اور ایل سے) پس جب ان انبیاء کا نام مرکب ہے اور مفرد نہیں تو آپ کے معیار سے نبی نہ ہوئے۔ اور اگر آپ ان مرکب نام والے انبیاء کو پھر بھی نبی مانتے ہیں تو افسوس ہے کہ آپ حضرت مرزا غلام احمد کو کیوں نبی نہیں مانتے۔

پس آپکا معیار باطل ہے اگر صحیح تسلیم کریں تو حضرت غلام احمد کے ساتھ اور کئی انبیاء کو فہرست انبیاء سے خارج کرنا پڑیگا۔ اور اگر باطل تسلیم کریں۔ تو آپ کا اعتراض جاتا رہا۔

دوسرا سوال اور اس کا جواب

سائل نبی وہ ہوتا ہے جس پر نزول وحی بذریعہ جبریل ہو جیسا کہ انہ نزلہ علیٰ قلبك سے ظاہر ہے مگر حضرت صاحب پر نزول وحی بذریعہ جبریل نہیں ہوا۔ اسلئے آپ نبی نہیں ؟

مجیب (۱) اول تو قرآن کریم سے کوئی آیت پیش کرو جسمیں یہ معیار بیان ہوا ہو کہ نبی وہ ہوتا ہے جس پر نزول وحی بذریعہ جبریل ہوتا ہے اور جبتک ایسی آیت پیش نہ کرو۔ اور ہر نبی جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے اس پر نزول جبریل ثابت کرو۔ آپکا معیار محتاج ثبوت ہے۔

(۲) پھر جو آیت آپنے پیش کی ہے اس سے تو صرف نزول وحی بذریعہ جبریل سیدنا حضرت محمد رسول اللہ پر ثابت ہوتا ہے مگر کسی دوسرے نبی کے لئے یہ لزوم از روئے قرآن کریم ثابت کرنا چاہئے اگر آپ ثابت کر سکتے ہیں تو حضرت آدم۔ حضرت نوح۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت اسماعیل۔ حضرت اسحٰق حضرت یعقوب۔ حضرت یوسف حضرت موسیٰ۔ حضرت ہارون۔ حضرت داؤد۔ حضرت سلیمان۔ حضرت لوط۔ حضرت الیاس۔ حضرت ادریس حضرت زکریا حضرت یحییٰ۔ حضرت عیسےٰ۔ حضرت یونس حضرت شعیب۔ حضرت ذوالکفل حضرت ذوالنون علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے نزول وحی بذریعہ جبریل از روئے قرآن کریم ثابت کریں۔ اور اگر آپ ثابت نہ کر سکیں تو معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک شاید یہ انبیاء بھی نبی نہ تھے

(۳) اگر اس قدر انبیاء کے لئے نزول وحی بذریعہ جبریل ثابت نہ ہو۔ اور پھر بھی آپ ان کو نبی تسلیم کرتے ہیں تو حضرت غلام احمد کو نبی ماننے میں کونسا امر مانع ہے اگرچہ ان پر نزول جبریل بہ پیرایۂ وحی ثابت نہ ہو۔

(۴) اگر آپ یہ ثابت نہ کر سکیں کہ جن اکیس انبیاء کا نام اوپر بیان ہوا ہے ان پر نزول وحی بذریعہ جبریل ہوا ہے تو کم از کم آپ یہ تو مانتے ہیں کہ ان پر نزول وحی ہوتا تھا۔ پس جو فرشتہ علاوہ از جبریل ان پر وحی الٰہی لاتا تھا۔ وہی فرشتہ آپ حضرت غلام احمد کے لئے وحی لانے والا کیوں نہیں مانتے۔

(۵) اگر اس دوسرے فرشتہ کے ذریعہ سے بھی نزول وحی ہونا انبیاء مذکورۃ الصدر سے نبوت کے لئے مانع نہیں۔ تو حضرت صاحب کی نبوت کے لئے کیوں مانع ہوا۔

(۶) جو دوسرا فرشتہ علاوہ از جبریل انبیاء مذکورۃ الصدر پر وحی لاتا تھا۔ کیا آپ اس کا نام بتا سکتے ہیں کہ قرآن کریم میں کس نام سے یاد کیا گیا ہے اور اگر باوجودیکہ قرآن کریم میں اس کا ذکر نہیں اسکو جبریل ہی کہتے ہیں تو ہم حضرت غلام احمد پر وحی لانے والے کو جبریل ہی کے نام سے پکارتے ہیں اگرچہ الہامات حضرت مسیح موعود میں اس کا نام نہ ہو۔

(۷) اگر آپنے حضرت صاحب کے وحی اور الہامات کو غور سے پڑھا ہوتا تو آپ یہ اعتراض ہرگز نہ کرتے کہ حضرت صاحب پر نزول وحی بذریعہ جبریل نہ ہوا۔ کیونکہ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء میں جب یہ خاکسار خود حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں پہلی دفعہ حاضر ہوا تھا۔ تو آپ نے عید الفطر پر ایک اشتہار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شائع کیا تھا۔ اور اس میں چند الہامات درج تھے۔ اسی اشتہار کے حاشیہ پر حضرت صاحب نے تحریر فرمایا تھا۔ حضرت جبریل میرے پاس بشارت لے کر آیا۔ اور اس زمانہ کے الہامات میں ایک الہام البشریٰ مجموعہ الہامات حضرت صاحب کے صفحہ پر یوں درج ہے

۳ر جنوری ۱۹۰۳ء۔ جاءنی اٰئل وباخذ واحد اصبعہ واشار بعصمک اللہ من الاعداء و یسطو بکل من سطاء ترجمہ اٰئل جبریل ہے فرشتہ بشارت دینے والا آیا میرے پاس اور اس نے اختیار کیا اور اس نے گھمایا اپنی انگلی کو اور اشارہ کیا بچاویگا تجھے اللہ دشمنوں سے اور اچھل کر پڑے گا اس شخص پر جو اچھل کر پڑا (البدر جلد ۲ نمبر ۱۱ صفحہ ۸۳ کالم ۱)

پس حضرت محمد رسول اللہ کے بعد از روئے وحی حضرت مسیح موعود پر نزول جبریل ثابت ہے اور اس کے ساتھ ہی وحی اللہ یعصمک من الاعداء و یسطو بکل من سطاء کا نزول بھی اس کے ذریعہ سے ثابت ہے تو ثابت ہوا کہ حضرت صاحب پر بھی نزول وحی بذریعہ جبریل ثابت ہے پس حضرت صاحب اس معیار سے بھی نبی ثابت ہوئے اور آپ کا قول باطل ہوا کہ حضرت صاحب پر نزول جبریل اور اسکے ذریعہ سے وحی کا آنا ثابت نہیں۔

(۸) مزید برآں کیا آپ بتا سکتے ہیں حضرت صاحب پر اگر جبریل وحی نہ لاتا تھا۔ تو کون فرشتہ لاتا تھا۔ از روئے الہامات تو نزول جبریل ثابت ہے۔ مگر کیا آپ اس دوسرے فرشتہ کا نام بتا سکتے ہیں کہ اس کا نام کیا ہے؟ مگر ثبوت الہامات حضرت مسیح موعود سے ہو۔ ورنہ آپکا قیل و قال لغو متصور ہوگا۔

(۹) اگر یہ فرمادیں کہ الہامات حضرت مسیح موعود سے تو صرف ایک دفعہ نزول وحی بذریعہ جبریل ثابت ہے تو ہم اول تو یہ جواب دیتے ہیں کہ جبکہ ایک امر ایک دفعہ ثابت ہوگیا تو دوسری دفعہ نزول کا مانع کون امر ہے۔ دوم بار بار نزول جبریل کے ذکر کی کیا ضرورت تھی۔ سوم قرآن کریم میں بھی تو صرف ایک یا نہایت دو دفعہ ہی ثابت ہوتا ہے کہ نزول وحی بذریعہ جبریل ہوتا ہے مگر جب آپ قرآن کریم کے لئے لازمی قرار نہیں دیتے کہ ہر آیت کے ساتھ نزول جبریل کا ذکر ہو تو حضرت صاحب کی وحی کے لئے کیوں ضروری قرار دیتے ہیں۔

(۱۰) اگر آپ فرمادیں کہ اگرچہ جبریل کا نام تو بار بار نہیں آیا۔ تاہم روح۔ روح الامین اور الروح سے بھی مراد جبریل ہے تو ہم یہ تسلیم کرتے ہیں اور ساتھ ہی از روئے قرآن کریم بتا سکتے ہیں کہ روح یا الروح یا روح الامین کا نزول تاقیامت جاری ہے چنانچہ اگر یلقی الروح من امرہٖ علیٰ من یشاء من عبادہٖ لینذر یوم التلاق (سورہ مومن) سے نزول "الروح" (جس سے مراد جبریل ہے) مخصوص بندگان الٰہی پر اسکے فرمان کے ساتھ تاکہ لوگوں کو "یوم التلاق" سے ڈرائیں۔ دائمی طور پر ثابت ہے اور اس کے لئے کوئی حد و بست نہیں تو حضرت مسیح موعود پر کیوں نہیں خیال کیا جاتا ہے۔ کیا حضرت صاحب "من عبادہٖ" سے نہیں یا "لینذر یوم التلاق" کا فرض بجا نہ لاتے ہے یا "من امرہٖ" کے ماتحت "مامور من اللہ" نہ تھے۔ تاکہ اس پر "یلقی الروح" کا دائمی سنت اللہ نہ خیال کیا جائے

(۱۱) پھر اگر مامور من اللہ کا زمانہ لیلۃ القدر ہوتا ہے۔ جسکی فضیلت "خیر من الف شھر" سے ثابت ہے تو اسمیں جو نزول جبریل بمعیت فرشتگان ہوا کرتا ہے وہ کس لئے ہوتا ہے۔ جس کا ثبوت آیت تنزل الملئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلٰم ہے اور جس کی حد ھی حتیٰ مطلع الفجر تک ہے کیا اس سے صاف ثابت نہیں کہ لیلۃ القدر کے زمانہ میں ہر مامور پر نزول جبریل ہوتا ہے اور دوسرے فرشتہ بھی اس کے ساتھ اترتے ہیں۔ یہ نزول فرمان الٰہی کے ماتحت ہوتا ہے اس کے ساتھ ہر قسم کی سلامتی ہوتی ہے اور جب تک وہ مشن قائم نہ ہو جائے۔ جس کے قیام کو "مطلع الفجر" کہا گیا ہے نزول جبریل باذن الٰہی جاری رہتا ہے۔ اور جب اصل مشن قائم ہو جاتا ہے تو دوسرے زمانہ تک رک جاتا ہے۔

پس اگر حضرت مسیح موعود مامور من اللہ ہیں۔ تو ان پر نزول جبریل بمعیت الملئکۃ کیوں اور کس وجہ سے منع ہو سکتا ہے جبکہ اس سورہ سے دائمی نزول ثابت ہے

(۱۲) مزید برآں ماکان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیًا او من وراء حجاب او یرسل رسولًا۔ فیوحی باذنہ ما یشاء۔ انہ علی حکیم۔ کذٰلک اوحینا الیک روحًا من امرنا (سورہ الزخرف) سے ثابت ہے کہ جب کبھی اللہ تعالےٰ کسی بشر سے ہمکلام ہوگا۔ تو اسکے لئے تین صورتیں ہیں۔ اول کلام بذریعہ وحی۔ دوم "من وراء حجاب" سوم "یرسل رسولًا" فیوحی باذنہ ما یشاء اور حضرت محمد رسول اللہ سے تینوں قسم کا کلام ہوا۔ نیز حضرت صاحب سے بھی تینوں قسم کا کلام ہوا۔ پس آخری قسم "یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء" ہے اگر حضرت محمد رسول اللہ پر ثابت ہے کہ یہ تیسری قسم کا کلام نازل ہوا ہے جیسا کہ "کذٰلک اوحینا الیک روحًا من امرنا" بتا رہا ہے تو حضرت صاحب کے لئے جاءنی اٰئل والا واقعہ اس قسم کے کلام کے نزول کی شہادت دے رہا ہے۔

(۱۳) حضرت صاحب نے کل عمر اپنی وحی کو اسی طرح نازل شدہ فرمایا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ حضرت مسیح ناصری اور حضرت محمد رسول اللہ پر وحی نازل ہوئی ہے اور فرمایا کہ ؎

ہمچو قرآں منزہ اش دانم
از خطا ہا ہمیں است ایمانم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ایسا کلام وہ کلام ہو سکتا ہے جو بذریعہ جبریل نازل نہ ہوا ہو۔

اگر آپ پر نزول وحی جبریل نہ تھا۔ تو آپ کیوں فرماتے ہیں کہ میرے ساتھ خدا تعالےٰ نے اس طرح کلام کیا۔ جس طرح حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح ناصری اور حضرت محمد رسول اللہ سے ہمکلام ہوا۔ حالانکہ ان پر جبریل نازل ہوتا تھا۔ اور آپ صرف نازل ہوتا تھا۔ یا آپ نزول جبریل کو کلام الٰہی کی عظمت کے لئے ضروری شرط قرار نہ دیتے تھے۔ اگر یہ آخری نتیجہ درست ہے تو ضرورت نزول جبریل عبث ہوا فتدبر

(۱۴) پھر دیکھو آیت ینزل الملئکۃ بالروح من امرہ علیٰ من یشاء من عبادہ ان انذروا انہ لا الہ الا انا فاتقون ۔ سورۃ النحل سے بھی۔

اس سے صاف واضح ہے۔ کہ کلام الٰہی "علیٰ من یشاء من عبادہ" پر نازل ہوتا رہیگا۔ اسکی کوئی حد نہیں۔ اور غرض نزول "ان انذروا انہ لا الہ الا انا فاتقون" ہے۔ مگر نزول کلام الٰہی کے معیت میں ضرور فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اور دراصل کلام لانے والا جبریل ہوتا ہے۔ اور باقی فرشتے اس کی معیت میں ہوتے ہیں۔ جس کا دوسرا ثبوت "تنزل الملئکۃ والروح" سے ہے یعنے جبریل کے ساتھ اور فرشتے بھی نازل ہوتے ہیں۔ کئی احادیث نبویہ سے ثابت ہے کہ جب سیدنا محمد رسول اللہ پر وحی نازل ہوتی تھی۔ علاوہ از جبریل کئی کئی ہزار فرشتے اور بھی اس کی معیت میں ہوتے۔ یہ امر اس وحی کی عظمت یا حفاظت کو ظاہر کرتی ہے جس کا ذکر قرآن کریم کے کئی مقامات سے واضح ہے

(۱۵) حضرت غلام احمد تو نبی اللہ ہے ہم تو دیکھتے ہیں کہ نزول جبریل عامہ مومنین پر بھی (جو نبی نہیں ہیں) قرآن کریم سے ثابت ہے۔ اور یہ بھی کہ مومنین کی تائید اس کے ذریعہ سے کیجاتی ہے

(۱۶) امت موسویہ میں اگر صالحہ عورتوں پر بھی تنزل جبریل ہوا کرتا تھا۔ تو خدارا ذرا انصاف کرو کہ امت محمدیہ جو خیر الامت ہے۔ صالح مرد کیوں کر نزول جبریل سے محروم کر دئے گئے ہیں۔ قرآن کریم نے حضرت جبریل کا نام روح رکھا ہے جیسا کہ ہم بتا آئے ہیں۔ پس یہی روح سیدنا محمد رسول اللہ کی طرف آیا کرتا تھا۔ جیسا کہ قرآن کریم متعدد مقامات سے ثابت ہے اور یہی روح ہے۔ جس کا بھیجا جانا امت موسویہ کی ایک صالح عورت کی طرف مذکور ہے جیسا کہ ارسلنا الیہا روحنا فتمثل لہا بشراً سویاً (سورہ مریم) میں وارد ہے۔ پس جو جبریل یا روح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کی طرف آتا تھا اگر وہی روح یا جبریل حضرت مریم کی طرف بھی آتا تھا۔ اور اس سے اسکی کوئی کسر شان نہیں ہو جاتی۔ اور نہ اسکے نزول سے مریم بینہ بن سکتی ہے تو حضرت غلام احمد کے پاس جو مسیح موعود اور مہدی معہود ہے اور نبی اللہ اور رسول اللہ ہے اسکے پاس آنے سے جبریل کی کیا کسر شان ہوتی ہے اور کیوں منع ہے حالانکہ قرآن کریم تو امت محمدیہ کے ایک صالح مرد کی طرف بھی اسکی معیت یا نزول کا مقر ہے جیسا کہ اولئک کتب فی قلوبہم الایمان وایدھم بروح منہ (سورہ مجادلہ) صاف پکار رہا ہے کہ جن کے دل میں ایمان کامل نقش ہو جاوے اور کامل مومن بن جاوے۔ خدا تعالےٰ اسکی تائید اور مدد روح کے ذریعہ سے کرتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے پس نزول روح یا جبریل اور اسکی معیت جب مومن کامل کے میں ثابت ہے۔ اور واضح ہے اور یہ قانون تا قیامت جاری ہے تو حضرت غلام احمد پر نزول جبریل یا اسکی معیت کی وجہ سے بند مانا جاتا ہے کیا آپ خدانخواستہ مومن کامل بھی نہ تھے حالانکہ خدا تعالےٰ ان کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ قل انی امرت وانا اول المومنین پس سینے قرآن کریم سے کہلوا کر ثابت کر دیا ہے کہ جبریل کا آنا تا قیامت بند نہیں ہاں وحی شریعت نہ لاویگا۔ مگر مبشرات اور پیشگوئیاں لانا اسکے لئے کسی مرد مومن کامل پر منع نہیں ہو جائیگا مرد کامل حضرت غلام احمد مسیح موعود ہو اور وحی کا لانا اسی کا کام ہے اسکے ساتھ اور فرشتے بھی معیت میں حفاظت وعظمت کلام الٰہی کے لئے ہوتے ہیں اور حضرت مسیح موعود خود مدعی ہیں کہ میرے پاس جبریل آیا کرتا ہے اور کلام الٰہی لاتا ہے اور اسکے بار بار آمد کا ذکر حقیقۃ الوحی میں حضرت صاحب نے لفظ آئل کی تشریح میں اس طرح فرمایا ہے کہ آئل خدا تعالےٰ نے جبریل کا نام رکھا ہے اسلئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ (صفحہ ۹۶۰)

مناجات

(از برادر مہر محمد خان نائب مدیر الفضل)

خدا کی ہستی بزرگ و برتر نہیں ہے جسکو زوال کوئی
کمال جس کا ہے سب سے اعلیٰ نہیں ہے جس سا کمال کوئی
خدا کی طاقت خدا کی عظمت خدا کی جبروت کا کہیں کیا
نہ اس کے آگے چلے کسی کی بھلا کسی کی مجال کوئی
جسے ملا ہو وہ اپنا پیارا بتاؤ لوگو بتاؤ لوگو
نہ اس سے بڑھ کر ہے مال کوئی نہ اس سے چڑھ کر منال کوئی
ہر اک حجر سے ہر اک شجر سے ہر اک بشر سے عیاں ہے یہ ہی
نظر جو ہر شے میں ہم کو آئی تو اور کیسا خیال کوئی
ہمیں یقیں ہے کہ وہ حسیں ہے ہیں ماہ و خورشید اسکے ذرے
قسم اسی کی نہیں ہے جچتا نظر میں اب جمال کوئی
اسی پہ ہیں جان دینے والے اسی پہ مرمٹنے والے ہم ہیں
ہمیں سنائے ہزار کوئی نہیں ہے ہرگز ملال کوئی
مزا ہے گر اسکی راہ میں ہم لڑا دیں جانو تو کیا ہے اپنی بلکہ
نہ رہنے پائے ہمارے آگے یہ مکر و دھوکے کا جال کوئی
خدا کا پیارا کلام لیکر بزنگ اپر مطہر و باران
جو گر جہیں اس جا تو برسیں اس جا نہ رہے ہمکو مجال کوئی
شہاب بنکر گریں شیاطین پر کریں خاکستر انکو یکدم جلا کر
بچا سکے پھر نہ اپنی زد سے انہیں زمانہ کی ڈھال کوئی

الخطبہ ایک قریشی نوجوان لڑکی کے واسطے کیلئے سید یا قریشی احمدی ڈاکٹر درخواست کریں۔ درخواستیں نام غلام نبی مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان آویں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو سوالوں کا جواب

چکیدہ قسلم حقیقت رقم مولانا غلام رسول صاحب فاضل حال متعین بلدہ لاہور

سوال نمبر ۱

اگر خاتم النبیین کی حیثیت سے رسول اللہ کے بعد نبی آسکتا ہے اور اسمیں رسول مقبول کی عزت افزائی ہے تو خاتم الکتب کے بعد کیوں کوئی کتاب اور شریعت نہ آئے تاکہ عملی صورت میں بھی قرآن مجید اکمل اور جامع ثابت ہو۔

جواب (۱)

خاتم النبیین کی حیثیت سے آنحضرت کے بعد کسی نبی کا آنا آنحضرت کے مقاصد کی پیروی میں ہے اور آنحضرت کے مقاصد آپ کی کتاب کی تبلیغ اور آپکی شریعت کی اقامت اور آپکے دین کی اشاعت ہے۔ اب اگر آنحضرت کے بعد کا نبی نئی کتاب اور نئی شریعت لائے تو اختلاف مقاصد کے لحاظ سے وہ آنحضرت کے مقاصد کی پیروی کرنے والا کیونکر ہوا۔ اس نے تو اپنے نئے مقاصد کی۔ جس سے وہ نئی شریعت اور نئی کتاب کا نبی نیا نبی کہلائے گا۔ اور اس صورت میں خاتم النبیین کی حیثیت سے آنحضرت کے بعد کی نبوت کی غرض مفقود ہو جائے گی۔ اسلئے ماننا پڑا۔ کہ آنحضرت کے بعد کا نبی جو آپ کے خاتم النبیین ہونے کی حیثیت سے آئے اسے کتاب اور شریعت نئی نہ ملے۔ تا وہ آنحضرت کا متبع اور آپکے مقاصد کی پیروی کرنے والا ہو یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے تئیں امتی نبی کی حیثیت میں پیش کیا۔ تا ثابت ہو کہ آپ نبی ہو کر پھر آنحضرت کے تابع مقاصد ہونے سے آپکے امتی بھی ہیں۔

(۲) خاتم الکتب کے بعد کسی کتاب اور شریعت کا آنا ان معنوں کے رنگ میں نہیں ہو سکتا جن معنوں میں کہ خاتم النبیین کے بعد کسی نبی کا آنا ہے اسلئے کہ خاتم الکتب تو ابدالآباد تک محفوظ کتاب ہے اور ہر زمانہ میں موجود ہے برخلاف اسکے خاتم النبیین کا وجود خاتم الکتب کی طرح پر زمانہ میں موجود نہیں۔ اور خاتم النبیین کے بعد کسی نبی کا آنا جو آنحضرت سے مقام بروزیت اور مرتبہ مظہریت میں آپکی نیابت اور خلافت کے معنوں میں ہے وہ آنحضرت کی عدم موجودگی میں ہے وہ آپکی موجودگی میں۔ اور اگر آپ خاتم الکتب کی طرح قیامت تک ہر زمانہ میں بنفس نفیس زندہ اور موجود رہتے۔ تو اس صورت میں آپکے بعد کسی نبی کی بھی ضرورت نہ ہوتی لیکن چونکہ آپ کا ابدالاباد تک رہنا خاتم الکتب کی طرح بنفس نفیس نہیں پایا جاتا اسلئے آپکے بعد آپکی خلافت اور نیابت میں ہر محل ضرورت کسی نبی کا آنا ضروری ہوا۔ اور خاتم الکتب کے بعد خاتم الکتب کے ہمیشہ تک محفوظ رہنے کی وجہ سے کسی کتاب اور شریعت کا عدم ضرورت کی وجہ سے ظہور نہ ہوا۔

(۳) ہاں ایسے الہامات جو قرآن کریم کی تائید اور تشریح یا تبشیر اور انذاری کے معنوں میں ہوں۔ جن سے قرآن کی برکات اور ثمرات کا نمونہ ظاہر ہو اور جن سے قرآن کے کتاب اللہ ہونے کی تصدیق پائی جاتی ہو۔ خاتم الکتب کے بعد خاتم النبیین کی حیثیت کے معنوں میں ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ مثلاً اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے الہامات اور وحی جو کئی جزوں تک ہے یہ خاتم الکتب کے افاضۂ برکات کی ہی وجہ سے ہے اور گو حضرت مسیح موعود اپنی وحی کو بیس جزوں تک بیان فرماتے ہیں اور آپکے الہامات میں حٰمٓ۔ تلک اٰیٰت الکتٰب المبین کی وحی آپکے الہامات کو کتاب کے نام سے بھی نامزد کرتی ہے تاہم یہ کتاب قرآن کریم کے لئے بطور ترمیم اور تنسیخ کے نہیں خاتم الکتب کے افاضۂ برکات کے نیچے اسکی مصدق اور اسکی برکات اور ثمرات کا نمونہ ظاہر کرنے والی ہے نہ کچھ اور دوسرے لفظوں میں یہ وہی بشارے اور بشارات ہیں جنکی نسبت قرآن کریم اور احادیث نبوی میں بار بار بشارتیں دی گئیں۔ ہاں ایسے الہامات کو جو اپنی کثرت کے لحاظ سے ایک کتاب کی صورت رکھتی ہے اگر آپ اسے خاتم الکتب کے بعد خاتم النبیین والی حیثیت کے معنوں میں بھی سمجھ لیں تو غیر مناسب نہیں ہوگا۔

سوال نمبر ۲

اگر رسول کریم اور قرآن مجید کے ماتحت ایک صاحب شریعت نبی آجائے۔ تو کیا نقائص لازم آتے ہیں؟

جواب (۱)

رسول کریم اور قرآن مجید کے ماتحت کسی نبی کا صاحب شریعت ہو کر آنا آنحضرت کی قرآنی شریعت کا ناسخ قرار دینا ہے کیونکہ ان معنوں میں لفظ ماتحت کا مفہوم کے ساتھ کامل تابعیت کے معنوں میں اکٹھا نہیں ہو سکتا۔ ضرور ہے۔ کہ صاحب شریعت ہونے سے کچھ نسخ یا کسی قدر احکام جدیدہ کی صورت پائی جائے۔

(۲) علاوہ اس کے آنحضرت خاتم النبیین نہیں رہے کیونکہ آنحضرت کا خاتم النبیین ہونا ان نبیوں کے لئے ہے۔ جو آپ کی شریعت کی خدمت کیلئے آنے والے ہیں۔ نہ یہ کہ خود صاحب شریعت ہو کر آنحضرت کے صاحب شریعت ہونے کی حیثیت کو مٹانے والے ہیں۔ کیونکہ کسی نبی کا پہلے نبی کی شریعت کی خدمت کے لئے آنا اور صورت ہے۔ اور کسی نبی کا کسی صاحب شریعت نبی کے بعد صاحب شریعت ہو کر آنا اور

(۳) ہاں یہ صورت کہ صاحب شریعت نبی کے بعد کا نبی جو خدمت شریعت کے لئے مبعوث کیا گیا ہو۔ ان معنوں میں کہ اسے بھی شریعت ہی کی خدمت سپرد ہوئی ہے اور اس خدمت کے لحاظ سے من وجہ اسے صاحب شریعت کہیں۔ تو غیر مناسب نہیں ہوگا۔ اسلئے کہ وہ شریعت کے بغیر نہیں آگے یہ دوسری بات ہے کہ اسے شریعت پہلے نبی کی دی گئی اور نئی نہیں دی گئی۔ فقط

اطلاع - خریداری کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ منیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفتی صاحب بخیریت لنڈن پہنچگئے

مکرم معظم جناب مفتی محمد صادق صاحب ایم۔ آر۔ ایس کہ اس خاکسار کے محسنوں میں سے ہیں۔ بحسب الحکم جناب خلافت مآب تبلیغ سلسلہ احمدیہ کے لئے انگلستان تشریف لے گئے ہیں۔ ۱۹۔ مارچ کو یہاں سے روانہ ہوئے ۲۲۔ کو جہاز پر سوار ہوئے۔ اور آج ۲۲ر اپریل کو تار پہنچا کہ ۱۷ر اپریل لنڈن پہنچ گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک اس خطرناک حالت میں جبکہ سمندر میں چپے چپے پر جان جانے کا اندیشہ تھا۔ مفتی صاحب مکرم کا بخیر و عافیت پہنچ جانا اللہ تعالےٰ کا احسان ہے اور پھر یہ اسی مولیٰ کریم کا نشان ہے جس نے اپنے برگزیدہ مسیح موعود کو اپنی مرضیات پر آگاہ کر کے ہماری ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ لوگ پوچھا کرتے ہیں کہ مسیح موعود کو پا کر تمنے کیا پایا یہ نااہلوں کو معلوم نہیں۔ کہ جب مسیح موعود کو پالیا۔ تو اب اور کیا نعمت اس سے بڑھکر ہو سکتی ہے جس کو پانے کا آپ لوگوں کو خیال ہے میں کہتا ہوں مسیح موعود کو پا کر ایمان پایا وہ اطمینان قلب پایا جسے پانے کے لئے لوگ عمر بھر خاک چھانتے پھرتے ہیں وہ جنت پائی جس کے حصول کے لئے دنیا کے تمام مذاہب سرگردان ہیں۔ وہ سب کے سب آئیں اور دیکھیں کہ ایک سچا مومن حقیقی مسلمان کیسا لایخاف ولا یحزن ہوتا ہے اور کیونکر وہ اسی زندگی میں بہشت پا لیتا ہے۔ اور کس طرح اس کا نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے اور کیا کچھ انعامات الٰہی اس پر ہوتے ہیں۔ جناب مفتی صاحب کو حضرت مسیح موعود کے زمانے میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ آپ لنڈن گئے ہیں۔ اور اس واقعہ کا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کے ساتھ تعلق ہے۔ اور یہ بات ہو بہو اتنے سالوں کے بعد اس صفائی سے پوری ہوتی ہے۔ کہ عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے کوئی شخص ایک گھنٹہ بھی زندہ رہنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کیا ان دونوں وجودوں کا اسوقت تک زندہ رہنا جبتک یہ بات پوری نہ ہوئے نشان نہیں اور پھر کیا حضرت محمود کی خلافت کی قبل از وقت خبر اسمیں نہیں پھر اس سے بھی بڑھکر دیکھئے کہ ایسے خطرناک حالات میں مفتی صاحب مکرم جاتے ہیں مگر یہاں جوان کوٹی۔ پارٹیاں دیگئی ہیں۔ اور ان میں خطرات موجودہ کا ذکر کر کے ان سے ہمدردی کی جاتی ہے تو وہ جواب میں نہایت اطمینان سے علی الاعلان ظاہر کرتے ہیں کہ مجھے دکھایا گیا ہے میں بخیریت پہنچ گیا ہوں۔ کسقدر قوت ایمان اور قلبی اطمینان ہے جو صرف ایک مومن ہی کا حصہ ہو سکتی ہے اس خصوص میں تو شائد کہا جا سکے کہ دوستوں نے بات بنائی ہے اسلئے میں ایسا ثبوت پیش کرنا چاہتا ہوں جس کا انکار نہ ہو سکے ۲۲ر مارچ کو مفتی صاحب بمبئی سے چٹھی لکھتے ہیں جو الفضل مجریہ ۲۷ر مارچ ۱۷ء میں صفحہ ۱۱ پر اللہ حافظ کے عنوان سے چھپی ہوئی موجود ہے لکھتے ہیں۔

"مجھے دکھایا گیا ہے کہ میں بخیریت اور آرام کیساتھ لنڈن پہنچگیا ہوں۔"

سمندر کا سفر تو یوں بھی خطرناک سمجھا جاتا ہے مگر ایسی اندیشناک حالت میں بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا پڑھتے ہوئے اعلان کرتے ہیں مجھے دکھایا گیا ہے کہ میں بخیریت اور آرام کے ساتھ لنڈن پہنچگیا ہوں۔ پھر عین وسط سمندر سے جبکہ دوسرے تیسرے روز ہی وہ خطرناک علاقہ شروع ہونے والا تھا جہاں سے جان سلامت لیجانا ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اور خوف کے مارے زبان سے بات نہیں نکل سکتی آپ ۲۷ر مارچ کو لکھتے ہیں۔

"میں سب سے نیچے کے کمرے میں ہوں گویا ریلوے ٹرین سے مشابہت دیجائے تو وہ (کپتان) ڈرائیور ہیں اور میں گارڈ ہوں۔ گارڈ محافظ کو کہتے ہیں۔ اور میں اللہ کے فضل کرم رحم اور غریب نوازی پر یقین کرتا ہوں کہ وہ ان دعاؤں کو سنکر اور قبولیت کا شرف بخش کر جو میرے لئے جاری کی ہیں سلامتی جہاز کو حفاظت اور سلامتی اور آرام کیساتھ منزل المقصود پر پہنچائیگا۔" (الفضل ۱ر اپریل

اللہ! اللہ!! کسقدر ثلج قلب ہے کتنا ایمان ہے کیسا بھروسہ ہے کہ آپکو نہ صرف خود محفوظ پہنچ جانے کا یقین ہے بلکہ وہ جہاز کے محافظ ہیں۔ دوستو! میں مفتی صاحب کی تعریف نہیں کر رہا میں تمہیں یہ دکھا رہا ہوں کہ مسیح موعود کے قدموں میں رہکر کسقدر قوت ایمانیہ ایک مخلص کے قلب میں پیدا ہو سکتی ہے اور کسطرح وہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون کا مصداق بنتا ہے اسکا نام جنت نہیں تو اور کیا ہے؟ لوگ تو اس حالت کو حاصل کرنے کے لئے عمریں گذار دیتے ہیں مگر آج یہ دولت نعمت ملتی ہے قدر کرنے والے قدر کریں۔

ایک نادان کہیگا رستہ بیشک پُرخطر ہے مگر صرف مفتی صاحب ہی نہیں اور لوگ بھی محفوظ پہنچ رہے ہیں میں افسوس سے کہونگا کہ ایسا کہنے والا میری بات نہیں سمجھا دنیا میں یوں تو کوئی بات بھی نئی نہیں زلزلے آتے ہیں مری پڑتی ہے جنگیں ہوتی ہیں انمیں ایک فریق جو بظاہر قلیل اور ضعیف ہوتا ہے آخر ہو جاتا ہے لیکن خدا اس زلزلہ اس مری اس فتح کو نشان قرار دیتا ہے اور آیت نازل ہوتی ہے لقد کان لکم آیۃ فی فئتین التقتا یہ کیوں؟ محض اسلئے کہ ایسا ہونے کی خبر قبل از وقوع دیگئی تھی۔ حالانکہ حالات اسکے خلاف نظر آتے تھے پس نشان صدق تو یہ ہے کہ خدا نے کئی سال پہلے خبر دی اور جب دیکھا کہ اسکا بندہ اسکے دین کی اشاعت کے لئے جاتا ہے تو اسے بتا دیا کہ تم بخیریت اور آرام کے ساتھ پہنچو گے۔ تاکہ وہ خوف اور حزن سے بچا رہے اور تا دنیا پر ظاہر ہو کہ وہ اپنے مومن بندے کی تائید و نصرت میں ہے کوئی ہے جو اس سے فائدہ اٹھائے اور اپنی جہالت سے ہنسی نہ اڑائے۔ اور اگر یہ بات معمولی ہے تو کوئی خدا کی اس طاقت کا منکر خدا کے نام سے یہ خبر قبل از وقت شائع کرے اور پھر اپنا انجام دیکھ لے۔ حضرت مسیح موعود نے جب شائع کیا کہ میں اور میرے دار میں رہنے والے طاعون سے محفوظ رہینگے تو بعض معترضین نے کہا کہ یہ کوئی بڑی بات نہیں فلاں فلاں گھر یا محلے یا شہر ابھی تک طاعون سے محفوظ ہیں آپ نے فرمایا کہ اگر افترا کرنا معمولی بات ہے اور خدا مفتری کو نہیں پکڑتا تو وہ بھی ذرا شائع کر کے دیکھیں کہ ہم خدا کے الہام سے خبر پا کر شائع کرتے ہیں کہ ہمارا گھر یا ہمارا محلہ یا شہر طاعون سے محفوظ رہے گا پھر اپنا انجام دیکھیں وہ تو نبی تھے اور نبی کا نشان تمام قوموں کے مقابل تحدی کے ساتھ ہوتا ہے ایک مفتری کی کیا طاقت ہے کہ ایک پیشگوئی کر کے اسکو پورا کر دکھائے۔ ہاں ایک مفتری بھی ایسی پیشگوئی کر سکتا ہے جو اسکے اختیار میں ہو مثلاً یہ کہ میں فلاں وقت تک زندہ رہونگا یا فلاں وقت میں فلاں کام کرونگا۔ اور اسی طرح کی اور پیشگوئیاں جو انسان کے اپنے اختیار میں ہیں۔ مگر ایسی پیشگوئی جو انسان کے اختیار میں نہ ہو اور اسکے پورا ہونے کا علم بھی صرف خدا کو ہو اور وہ اپنے کسی بندے کو اسکی خبر دیدے اور پھر وہ اسکو شائع کرے ایسی پیشگوئی کا پورا ہونا صرف خدا کی طاقت سے ہو سکتا ہے اور ایسی پیشگوئی کا پورا ہونا ہی صداقت کا نشان ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المنارۃ البیضاء

"(بندگان جناب حضرت اوّل میں سے ایک (جو میر مہدی حسن صاحب موج کے نام سے مشہور اور بجا اپنی علمی قابلیت و سوز و گداز کی کیفیت کے مستور ہیں) نے بفرمائش مولوی خلیل الرحمٰن صاحب لکھی۔"

اے کہ میخواہی کہ آئی از فتن اندر امان
وے کہ می پرسی ز حال و مذہب اہل ضلال
چوں نہ بینی سوئے ایں دو راں کہ دور آخرست
چوں نہ جوئی از کتاب حق طریق مقبلاں
اندریں دور ضلالت کز ہدایت منتج است
زود بینی نصرت حق در رہ اسلامیاں
لیک آں از اسلام کز ترک و خراسان زادہ است
من نمیگویم کہ ایں باشد طریق مرسلاں
بلکہ آں اسلام کو از آسماں مستنصر است
وز پئے تائید او آمد مسیح ایں زماں
آں غلام احمد مرسل کہ عیسےٰ را مثیل
گفت او را بارہا وحی خدائے مہرباں
بانشانہائے صداقت آمد آں مہدی وقت
از معارف ہائے دیں بخشید گنج شائگاں
وز پئے تصدیق او چندیں نشانہا فتاد
وز زمیں آمد بروں طاعون چوں سیل دماں
بس کتبہا کز پئے تمہید گمراہاں نوشت
بس تحدیہا کہ بنمود از پئے عیسائیاں
ماہ و خور از جنبش نورش بر مضماں گشتند
بود ایں آئینہ از بہر قلوب عالماں
بود ایں فرمودۂ خیر الرسل ختم النبی
کاندہ آں وقت نیکہ آید آں مسیحائے زماں
ماہ و خور بر آسماں کسوف در ہائے شوند
نیز طاعون وز لازل اوفتد اندر جہاں
جانب شرقی گزیند آں مسیحا از دمشق
یعنی از ملک عراقی جانب ہندوستاں

نیز یک مینارۂ بیضا بود در وقت او
جلوہ افگن نور حق باشد بر و در ہر مکاں
نور حق را آں نشاں باشد بزاد و بوم او
تا بہ بیند ہر کرا باشد نظر چوں عارفاں
چوں کنم تا پردۂ جہل و ضلالت بر درم
یک نظر بینی بسوئے کار و بار صادقاں
از خدا خواہم برائے طالبان کشف الغطا
سر بر آرد وہ ببیں سوئے منار قادیاں
مدتے ایں نور حق از غافلاں مستور بود
حضرت محمود آمد دش باوج آسماں
کار محمود آں زمند مومناں نیاید ہیچ گاہ
گرچہ بودند اہل علم و اہل زر بیشینیاں
وہ چہ نور پر صفا کز تابش انوار او
خیرہ چشمیہا فرود اندر نگاہ ناقصاں
از پئے تنویر اسلام ایں منار باضیا
رفعے گیتی بست از دیر و زماں پاستاں
چوں مسیح وقت کرد از آسماں قصد نزول
مسجد اقصا بنا شد از سر نو در جہاں
بانی مسجد ہم اندر صحن او مدفون شد
خدمت اسلام را تا باشد ایں از وے نشاں
مصطفےٰ را گفت حق اسری بعبدہٖ در کتاب
بود ایں سیر بروزی از عرب تا ایں مکاں
یعنے اندر وقت ظلمت صاحب معراج را
سیر ہمہ آید پسند از بہر اصلاح جہاں
مصطفےٰ اندر لباس احمد آخر زماں
روئے خود بنمود یا البشریٰ گروہ مومناں
پس بفرمان خدا او گفتۂ خیر البشر
واجب آمد ہر کہ ومہ را تلاش ایں مکاں
آنکہ اندر فکر دنیائے دنی مستغرق است
چوں بجوید از کسے تحقیق ایں از نہاں
ایکہ داری در دل خود عشق سنت رسول
ہرزہ می پوئی چہ سوئے کابل و زابلستاں
آنچہ میخواہی بجو از بارگاہ ذوالمنن
تا کہ چشمت وا شود از غفلت خواب گراں

یک علم بہر علوئے دین حق افراشتند
کلمۃ اللہ ہی العلیا بگوید از زباں
بشنوید اے دوستاں کز غیب آید ایں ندا
حجۃ اللہ بر زمیں آمد با فواج نشاں
ایں نشاں رفعت اسلام قائم شد بہند
تا شود ظاہر کہ آمد آں امام الانس و جاں
مسجد اقصا ہمیں مسجد کہ مینار اندر دست
عرض میدارد کہ من باشم مسیر مہ رخاں
کارہائے مختفی بر روئے کار آوردہ ایم
ظل رحماں ہر کہ جوید آید اینجا بیگماں

قادیان کے آریہ اور ہم

نمبر ۲

ہمارے پاس تین مراسلتیں آریوں کے اس مباحثہ کے بارے میں پہنچی ہیں جسمیں قادیان کے آریوں نے خوفناک شکست کھائی۔ اور جسکی نسبت غلط رپورٹیں انہوں نے اپنے اخبارات میں بھیجی ہیں

ہمارے عزیز مہر محمد خان صاحب نے جو اول سے آخر تک مباحثہ میں موجود تھے لفظ لفظ کی تردید کر کے بھیجی ہے اور رپورٹر کے حواس درست کرنے کے لئے وہ مصالحہ بہم پہنچایا۔ جو ایسی غلط خبریں دینے والوں کے لئے مناسب ہے مگر ہمیں جھگڑے کی طوالت پسند نہیں اسلئے وہ مضمون نہیں چھاپا۔

دوسری مراسلتیں تعلیم الاسلام اور مدرسہ احمدیہ کے دو غیور فرزندوں کی طرف سے ہیں جنہیں انہوں نے آریوں کے تمام اعتراضوں کا دندان شکن جواب دینے کے بعد اس بات پر اظہار نفرت کیا ہے۔ جو آریہ رپورٹر نے شائع کی یہ کہ مدرسہ کے طلباء آریہ جادو بیانی سے متاثر اور ہمارے مسخر ہو گئے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ہمیں تو افسوس آرہا تھا۔ اس مباحثہ کے لئے میر قاسم علی صاحب کو کیوں تکلیف دی گئی اسکے لئے تو ہم ہی کافی تھے وہ اب منتری آریہ سماج کو چیلنج کرتے ہیں کہ ہم سے گفتگو کرے تا معلوم ہو جائے کہ حق کس کے پاس ہے اور طلباء میں سے کوئی کہاں تک متاثر ہوا۔ کیا منتری آریہ سماج قادیان ایسا کریگا اسکا جواب آئندہ زمانہ دیگا ہمیں افسوس ہے کہ آریہ رپورٹر نے خواہ مخواہ غلط بیانی سے کام لیا اور لکھا کہ طلباء مدرسہ پر بہت اثر ہوا اور ان کو مذہب پر قائم رکھنے کے لئے خصوصیت سے لیکچروں کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے حالانکہ

(+ باقی صفحہ ۱۲ پر)